رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی ۱۲؍

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۳۰ مئی سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام کی کامل اطاعت کرو

"یاد رکھو کہ بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی اپنا بیل بیچدے۔ تو وہ پھر اس پر کیا حق رکھ سکتا ہے۔ جس نے لیا ہے۔ وہ اسے جس طرح چاہے۔ کام میں لائے۔ اسی طرح پر تم نے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی راہ میں بیچدیا ہے۔ اب جس کی بیعت کی۔ اس کی مرضی پر چلنا ضروری ہوگا۔ اگر کچھ اپنی مرضی کے موافق کرو۔ اور کچھ اس کی باتیں مانو۔ تو یہ بیعت کوئی فائدہ نہ دے گی۔ بلکہ نقصان ہوگا۔ خدا تعالےٰ ملی جلی باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ خلوص چاہتا ہے۔ اس لئے اپنی طاقت کے موافق کوشش کرو۔ کہ صالح بن جاؤ۔ اپنی عورتوں کو بھی نصیحت کرو۔ کہ وہ نمازیں پڑھیں۔ معمولی ایام کے سوا جبکہ انہیں نماز معاف ہوتی ہے۔ کبھی نماز چھوڑنی نہیں چاہیئے۔ اسی طرح پر اپنے ہمسائیوں کو بھی سکھاؤ۔ اور غافل نہ رہو"۔ (الحکم ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج حضور نے حالاتِ حاضرہ پر نہایت اہم خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

آج طلباء جامعہ احمدیہ نے جماعت رابعہ کو الوداعی دعوت دی۔ جس کا امتحان کل سے شروع ہوگا۔ چھ نوجوان امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ کامیاب ہونے والوں میں سے تین کو نظارت دعوۃ و تبلیغ بطور مبلغ لیا کرتی ہے۔

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کا لڑکا لطف المنان بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیبؑ
یعنی
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک عہد کی باتیں

۲۳- تہذیب کیا ہے۔

۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس مبارک میں تہذیب کا ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا تہذیب بھی ان کا اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے نہیں۔ کہ انسان خدا کی مقرر کردہ رسموں کو توہین سے دیکھے اور دنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جھک جائے۔ سچی تہذیب وہ ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی جس کے ذریعہ سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان اور حیوان میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ سے سچے اور جھوٹے مذہب میں ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان کو سفلی زندگی سے دل سرد ہو کر عالم جاودانی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اس کا نام ہے۔ کہ انسان دنیا کا کیڑا بن جائے۔ خدا کو بھول جائے۔ اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جائے۔ مگر خدا کے نزدیک تہذیب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ حاصل ہو جائے اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے۔ اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے

مفتی محمد صادق قادیان ۲۸ مئی ۱۹۳۷ء

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی
۲۵ مئی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرونِ ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

152	Rawa Adjua	Salt Pond
153	Mr. Dawood Kobina	"
154	" Saeed Kojo	"
155	" Mohammad-Daulat Khan	London
156	Mr. Akbar Ali Khan B.A.	"

مرثیہ بر وفات اہلیہ میر قاسم علی صاحب

از جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

سن لیا تو نے کسی سے گوہر ناشاد کیا
کیوں تجھے ہونٹوں پہ خشکی کیوں تری آنکھیں ہیں نم
جنبش لب سے عیاں ہے صبر و غم کی کشمکش
لرزہ براندام کیوں ہے۔ آہ آتش بار سے
کچھ نہ پوچھو ہم نشینو میرے گریہ کا سبب
میری مونہہ بولی بہن بیمار رہ کر ایک سال
میر قاسم صاحب فاروق کی بی بی تھیں وہ
مر گئے یوں تو کسی کو بھی نہیں کوئی مفر
انتظامِ خانہ داری میں تھیں بے مثل و نظیر
اس کی ہمدردی کی وسعت کا زمانہ گواہ ہے
ہیں مسلم میر صاحب کی جو قومی خدمتیں
گھر کی فکروں سے رہا کرتے تھے فارغ رات دن
شادی و غم سے تھے بیفکر اور نہ تھی اس کی خبر
ایسی بی بی سے جدائی اور ضعیفی میں یہ غم
صبر دے تو اے خدائے لایزال و لم یزل
ان پہ ان کے گھر پہ رکھ تو سایہ فضل و کرم
مرنیوالی کو تری آغوشِ رحمت ہو نصیب

تجھ پہ یہ عالم غم و اندوہ کا کیوں چھا گیا
کیوں ہے مونہہ اترا ہوا کیوں سانس ناہموار سا
ضبطِ غم سے نالہ ہائے غم ہیں کیوں زور آزما
سینۂ سوزاں میں تیرے سر انگارا رکھا ہے کیا
کیا بتاؤں تم کو میں کس رنج میں ہوں مبتلا
چھوڑ کر گھر بار اپنا ہو گئی سب سے جدا
داغِ فرقت اس ضعیف العمر شوہر کو دیا
لیکن اس کی موت نے گھر کو تہ و بالا کیا
کیا کہوں کس درجہ تھی مہماں نواز و باوفا
خدمتِ مخلوق اس کی بے مثال و بے ریا
سچ تو یہ ہے ان میں بھی اک طرح انکا ہاتھ تھا
کچھ نہ تھا شام و سحر کا میر صاحب کو پتا
دن کب آیا رات کیسے آئی۔ گھر میں کیا ہوا
یہ گرانباری یہ پیری اور ایسا ابتلا
میر صاحب کا ہو اس طوفانِ غم میں ناخدا
ان کے زخمِ دل کا مرہم اپنی رحمت کو بنا
اور پس ماندوں کا تو ہر حال میں ہو رہنما

تیری رحمت میر صاحب کے شریکِ حال ہو
دے وہ قوت خدمتِ قومی ہو پہلے سے سوا

اخبار "پرتاپ" کی غلط قیاس آرائی

اخبار "پرتاپ" (۲۹ مئی) نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق "خلیفہ قادیان لاہور میں" کے عنوان سے جو خبر شائع کی ہے۔ اور جس کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ وہ خاص طور پر حاصل کی گئی ہے۔ اس میں غلط قیاس آرائی سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان آج رات کی گاڑی سے لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کی آمد کا مقصد یہ ہے۔ کہ لاہور میں مقیم قادیانیوں کا کوئی ووٹ مولوی ظفر علی خاں کو نہ جا سکے"۔

دراصل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سندھ سے واپس تشریف لاتے ہوئے ۲۷ کی شام کو لاہور پہنچے۔ اور اسی وقت قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔ "پرتاپ" نے جو مقصد بیان کیا ہے۔ اس کے لئے حضور کو لاہور تشریف لے جانے کی قطعاً ضرورت نہیں تھی۔ اور نہ حضور اس کے لئے تشریف لے گئے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب بدوملہی کا لڑکا بیمار ہے۔ عبد الکریم صاحب اکھنور کو دماغی عارضہ کی تکلیف ہے۔ شیخ نصیر دین صاحب کپورتھلہ کی لڑکی تاج بی بی بعارضہ بخار بیمار ہے۔ عبد الرب صاحب گونڈہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نواز خان صاحب اوودوال کھوکھر بیمار ہیں۔ کپتان الٰہ داد صاحب آنریری مجسٹریٹ کھاریاں کی صحت خراب ہے۔ خلیفہ علیم الدین صاحب کے بچے بیمار ہیں۔ عبد القادر صاحب ساکن سجووال تحصیل گڑھ شنکر کا ایک کافی جائداد کا مقدمہ چل رہا ہے۔ لفٹننٹ سردار نذر حسین صاحب قادیان کی لڑکی ۲۵ روز سے بعارضہ تپ میعادی بیمار ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت۔ (۱) منشی عبد الحی صاحب سنوری کا لڑکا محمد احمد جو لا کالج لاہور میں پڑھتا تھا۔ ۱۵ مئی کو لاہور میں فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر کی دعا فرمائیں۔ مرحوم ایک ہونہار اور قابل نوجوان تھا۔ خاکسار ولی محمد لاہور (۲) مستورہ منور علی شاہ صاحب ۱۲ مئی بعمر ۴۰ سالی بعارضہ تپ محرقہ ۲۷ یوم بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

سرحدی علاقہ میں مردوں اور عورتوں کے جبری اغوا کے افسوسناک واقعات

سرحدی علاقہ میں ہندو و مسلمان مردوں اور عورتوں کے اغوا کے واقعات کی خبریں جو ایک عرصہ سے شائع ہو رہی ہیں اور جن میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان کے متعلق نہایت افسوس اور شرمندگی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان میں سے کئی ایک پایۂ تصدیق کو پہونچ چکی ہیں۔ افسوس اس بات کا۔ کہ اس تہذیب اور روشنی کے زمانہ میں انسانوں کا انسانوں کو زبردستی اٹھا کر لے جانا زمانۂ تاریکی کی وحشیانہ حالت کو یاد دلا رہا ہے۔ اور شرمندگی اس بات سے کہ اس قسم کی حرکات مسلمان کہلانے اور اپنے آپ کو اس اسلام کی طرف منسوب کرنیوالے کرتے ہیں جس نے دنیا میں حقیقی عدل و انصاف قائم کیا حقیقی رحم اور شفقت کی تعلیم دی۔ اور بدترین دشمنوں تک سے حسن سلوک کرنے کی تلقین کی پھر اس رسولؐ کی امت کہلاتے ہیں۔ جسے خدا تعالےٰ نے رحمۃ للعالمین کرکے بھیجا۔ جس نے ایک طرف تو شفقت علےٰ خلق اللہ کا بے مثال نمونہ دکھایا۔ اور دوسری طرف اپنے پیرووں کو اس کے لئے بار بار تلقین فرمائی:۔

ہر شخص جس کے دل میں جذبۂ رحم کا شائبہ بھی پایا جائے یہ تسلیم کرے گا کہ بے گناہ، بے قصور اور بے خبر مردوں اور خاص کر عورتوں اور لڑکیوں کو اس لئے اُٹھا کر لے جانا کہ ان کا معاوضہ وصول کیا جائے۔ یا ان کو اپنی غلامی میں رکھا جائے۔ نہایت ہی ظالمانہ اور وحشیانہ فعل ہے۔ چونکہ اس قسم کے شرمناک جرم کا ارتکاب کرنے والے لوگ ہندو مسلمان میں کوئی تمیز نہیں کرتے۔ اس لئے ہندو مسلمانوں کے نزدیک متفقہ طور پر قابل مذمت ہیں۔ لیکن اگر وہ مسلمانوں پر یہ ظلم روا نہ رکھتے۔ بلکہ صرف غیر مسلموں کو اس کا نشانہ بناتے تو بھی انسانیت کے رُو سے مسلمانوں کا فرض تھا۔ کہ ان کے اس طریق عمل کے خلاف آواز اٹھاتے۔ اور ہر ممکن طریق سے انہیں محسوس کراتے۔ کہ ان کے اس قسم کے افعال کو خود مسلمان بھی نہایت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کو مہذب دُنیا میں بدنام کرنے اور اسلام کے روشن چہرہ پر سیاہ داغ لگانے کا موجب بن رہے ہیں:۔

اس وقت تک ہم نے دردمند اور اسلام کے متعلق غیرت رکھنے والے مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی اس لئے ضرورت نہ سمجھی۔ کہ ہمیں یقین نہیں آتا تھا۔ کہ اس قسم کے افعال کا ارتکاب مسلسل کیا جا رہا ہے۔ اوّل تو ہم نے اسے بے بنیاد پراپیگنڈا سمجھا۔ پھر خیال کیا۔ کہ چند لوگوں کے انفرادی افعال کی ذمہ واری ساری قوم پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ لیکن اب جبکہ اس قسم کے زبردستی اغوا کی وارداتیں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں اور مسلمانوں کی طرف سے ان کے خلاف کوئی آواز بھی نہیں اٹھائی جا رہی۔ ہم نے ضرورت محسوس کی۔ کہ نہ صرف اسلام کو بدنامی سے بچانے کے لئے بلکہ جو لوگ ایسا کر رہے ہیں۔ خود ان کی بھلائی اور بہتری کے لئے عرض کریں۔ کہ انہیں اس قسم کے افعال سے کلیتہً مجتنب رہنا چاہیئے۔ جو لوگ کسی نہ کسی صورت میں ان تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں۔ وہ ان پر واضح کر دیں۔ کہ ایسے مرد اور عورتیں خواہ وہ ہندو ہوں، یا سکھ، عیسائی ہوں یا مسلمان۔ جن کا تعلق ان معاملات سے نہیں۔ جن کی وجہ سے آزاد علاقہ کے مسلمان برسر پیکار ہیں۔ ان کو جانی یا مالی نقصان پہونچانا یا انہیں اٹھا کر لے جانا بہت بڑا ظلم ہے۔ اور اس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ پھر ظاہر ہے کہ جسے اسلام ظلم قرار دے۔ اس کا مسلمان کہلا کر ارتکاب کرنے والے کبھی کامیابی اور کامرانی کا مونہہ نہیں دیکھ سکتے:۔

اس قسم کے حادثات کا ارتکاب کرنیوالے سرحدی لوگ اگر خبر رسانی کا کوئی تھوڑا بہت بھی انتظام رکھتے ہیں۔ نیز اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ کہ کسی قوم کی بری شہرت اس کے لئے سخت مضر ثابت ہوتی اور خطرناک نتائج پیدا کرتی ہے۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جب سے مردوں اور عورتوں کے اغوا کے واقعات ہونے لگے ہیں ہندوستان کے غیر مسلموں میں ان کے خلاف سخت ناراضگی اور غصہ کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے اور مسلمان سخت ندامت محسوس کر رہے ہیں یہ صورتِ حالات قطعیؔ آزاد سرحدی علاقہ کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے غیر معمولی طور پر خطرناک نتائج نکلنے کا اندیشہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ جس کے آثار پیدا ہو رہے ہیں:۔

پس آزاد سرحدی علاقہ کے مسلمانوں کے حقیقی ہمدردوں اور خود اس علاقہ کے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اس صورتِ حالات کو پیش نظر رکھیں۔ پھر ایک طرف تو اسلام کو بدنامی سے بچائیں۔ اور دوسری طرف اپنے آپ کو تباہی و بربادی کے گڑھے میں گرنے سے باز رکھیں۔ جب تک وہ مظلوم ہونگے۔ خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت ان کے ساتھ رہے گی اور باوجود بے سروسامانی کے وہ اپنی عزت و آبرو۔ اور آزادی کو قائم رکھ سکیں گے۔ لیکن اگر وہ ظلم کی حد میں داخل ہو جائیں گے۔ یعنی بے گناہوں پر بلا وجہ ظلم کرنا شروع کر دیں گے۔ اور اس سے روکنے والے ان میں نہ پائے جائیں گے۔ تو پھر اس کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا:۔

پس ہم ہمدردی اور خیر خواہی کے انتہائی جذبات سے مجبور ہو کر یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آزاد سرحد کے معزز اور با اثر مسلمان اس بات کا پورا پورا انتظام کریں۔ کہ سرکاری علاقہ سے کسی شخص کو خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ ان کے علاقہ کا کوئی جتھہ اغوا کرکے نہ لے جائے۔ اور کسی پر کسی قسم کا ظلم و جبر نہ کیا جائے۔ بلکہ اپنے علاقہ میں بسنے والے غیر مسلموں سے ایسا عمدہ سلوک کیا جائے۔ کہ وہ ایک ایسے آزاد علاقہ میں جو مسلمانوں کے زیر تصرف ہے۔ رہائش اختیار کرنا اپنے لئے باعثِ فخر اور موجبِ آرام سمجھیں۔ جیسا کہ قرون اولےٰ میں مسلمان حکومتوں کے ماتحت بسنے والے غیر مسلموں کی حالت تھی۔ وہ مسلمانوں کو ان کے عدل و انصاف کی وجہ سے اپنے بہترین ہمدرد اور خیر خواہ سمجھتے تھے۔ اور ان کے زیر انتظام اس قدر آرام و آسائش محسوس کرتے تھے۔ کہ اپنے ہم قوم حکومت پر اسے ترجیح دیتے تھے:۔

کاش آزاد سرحدی علاقہ کے مسلمان ان اسلامی روایات کو از سرِ نو زندہ کریں:۔

دابۃ الارض کا دو مختلف اشکال میں خروج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت احمدیت کے متعلق صفحۂ عالم پر حیرت انگیز تغیرات

آخری زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی

قرآن کریم نے آخری زمانہ کے متعلق جن اخبار غیبیہ کا انکشاف فرمایا ان میں سے ایک اہم ترین پیشگوئی جو صدہا سال سے لوگوں کے قلوب پر اثر انداز ہوتی چلی آئی ہے تھی کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک دابۃ الارض نکالا جائے گا۔ جو اس بات کی علامت ہوگا۔ کہ لوگوں نے خدا کی اطاعت سے مونہہ موڑ لیا۔ اور سرکشی اور بغاوت اپنا طریق بنا لیا ہے۔ چونکہ پیشگوئیوں کے متعلق اللہ تعالےٰ کی یہ دائمی سنت ہے۔ کہ ان میں استعارات سے کام لیا جاتا ہے۔ اس لئے دابۃ الارض کا لفظ لوگوں کے لئے ایک معمہ بنا رہا۔ اور وُہ یقینی طور پر فیصلہ نہ کر سکے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ اگر کسی نے دابۃ الارض کی تعیین بھی کی تو اپنے بے بنیاد ڈھکوسلوں کے ماتحت۔ اور وُہ بھی ایسی جو مضحکہ خیز اور لوگوں کی نگاہ میں اسلام کو بدنام کرنے والی تھی۔

عقدۂ لاینحل کی گرہ کشائی

اس معمہ پر ایک صدی گزری۔ دوسری گزری۔ تیسری گزری۔ چوتھی گزری۔ پھر صدیوں پر صدیاں گزرتی چلی گئیں۔ مگر کسی فلسفی کسی مدبر اور کسی عالم کے ناخنِ تدبیر نے اس کی گرہ کشائی نہ کی۔ یہاں تک کہ تیرھویں صدی کا آخر اور چودھویں صدی کا آغاز ہوا۔ اور اسلام کا وُہ بدرِ منیر جس کے ظہور کی خبر فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ دنیا پر ضو فگن ہوا۔ اور اس نے اندھیروں کو اجالا اور معقول کو حل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ اسی بطل جلیل اور مصلح آسمانی کا ایک یہ بھی شاندار کارنامہ ہے۔ کہ وہ عقدہ جو تیرہ سو سال سے لوگوں پر نہ کھلا تھا۔ اس نے آنِ واحد میں صاف کر کے رکھ دیا۔ اور وُہ بھی ایسی عمدگی اور خوبی سے کہ حقیقت شناس عش عش کر اٹھے۔

علماء سُو

"ازالۂ اوہام" وُہ پہلی تصنیف ہے جس میں بانیٔ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دابۃ الارض کی حقیقت واضح فرمائی۔ اور اس کی پہلی شکل گروہ متکلمین قرار دی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"دابۃ الارض سے ایک ایسا طائفہ انسانوں کا مراد ہے۔ جو آسمانی روح اپنے اندر نہیں رکھتے۔ لیکن دینی علوم و فنون کے ذریعہ سے منکرینِ اسلام کو لاجواب کرتے ہیں۔ اور اپنا علمِ کلام اور طریقِ مناظرہ تائیدِ دین کی راہ میں خرچ کر کے بجان و دل خدمتِ شریعتِ غرّا بجا لاتے ہیں۔ سو وُہ چونکہ درحقیقت زمینی ہیں آسمانی نہیں اور آسمانی روح کامل طور پر اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اس لئے دابۃ الارض کہلاتے ہیں۔ اور چونکہ کامل تزکیہ نہیں رکھتے۔ اور نہ کامل وفاداری۔ اس لئے چہرہ ان کا تو انسانوں کا ہے۔ مگر بعض اعضاء ان کے بعض دوسرے حیوانات سے مشابہ ہیں۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون۔ یعنے جب ایسے دن آئیں گے۔ جو کفار پر عذاب نازل ہو۔ اور ان کا وقت مقدر قریب آ جائیگا تو ہم ایک گروہ دابۃ الارض کا زمین سے نکالیں گے۔ وہ گروہ متکلمین کا ہوگا۔ جو اسلام کی حمائت میں تمام ادیانِ باطلہ پر حملہ کرے گا۔ یعنی وُہ علماء ظاہر ہوں گے۔ جن کو علمِ کلام اور فلسفہ میں ید طولےٰ ہوگا۔ وہ جابجا اسلام کی حمائت میں کھڑے ہو جائینگے اور اسلام کی سچائیوں کو استدلالی طور پر مشارق و مغارب میں پھیلائیں گے اور اس جگہ اخرجنا کا لفظ اس وجہ سے اختیار کیا۔ کہ آخری زمانہ میں ان کا خروج ہوگا نہ حدوث یعنے شخصی طور پر یا کم مقدار کے طور پر تو پہلے ہی سے تھوڑے بہت ہر ایک زمانہ میں وُہ پائے جائیں گے۔ لیکن آخری زمانہ میں بکثرت اور نیز اپنے کمال کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ اور حمائت اسلام میں جابجا واعظین کے منصب پر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور شمار میں بہت بڑھ جائیں گے۔"

(جلد ۲ صفحہ ۵۰۳)

دابۃ الارض کا یہ وُہ مفہوم تھا۔ جسے مسلمان لمبے عرصہ تک نہ سمجھ سکے۔ اور ان کی نگاہوں سے یہ نکتہ اوجھل رہا۔ کہ وُہ علماء اور واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے اور نہ ان کا پورے طور پر تزکیۂ نفس ہوا ہے۔ وُہ اس سے مراد ہیں۔ ان کی آخری زمانہ میں کثرت ہوگی۔ اور چونکہ وُہ آسمانی روح اپنے اندر نہ رکھتے ہوں گے۔ اس لئے انبیاء السماء کہلانے کی بجائے دابۃ الارض کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی دورِ حاضرہ میں اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر ہوئی نام نہاد علماء و واعظین کیڑوں مکوڑوں کی طرح دنیا پر پھیل گئے۔ اور ہر ایک نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنالی لیکن ان میں سے کوئی بھی تزکیۂ نفس کا خیال نہیں رکھتا۔ گویا وُہ ایک جسد ہیں مگر بے جان اور تن ہیں مگر بے روح۔

طاعون کے کیڑے

دابۃ الارض کے اس مفہوم کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ایک اور مفہوم بھی بیان فرمایا ہے۔ اور وُہ یہ کہ اس سے طاعون کا کیڑا بھی مراد ہے۔ اس صورت میں تکلمھم کے معنے زخمی کرنے کے ہوں گے اور یہ معنے ایسے نہیں جو لغت سے ثابت نہ ہوں۔ بلکہ وہاں صاف لکھا ہے کلمتہ، تکلیماً جرحتہ کہ کلمتہ کے معنے مَیں زخم لگانے کے ہوتے ہیں۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ انسان طاعونی کیڑوں سے کاٹے جانے کے بعد ہی مبتلائے مرض ہوتا ہے پس دابۃ الارض نہ صرف موجودہ زمانہ کے علماء سوء ہیں بلکہ طاعونی اجرام بھی ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ اور لاکھوں نفوس کو لقمۂ اجل بنا دیا۔ دابۃ الارض کا یہ مفہوم وُہ ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں ڈالا گیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے۔ اور یہی وُہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا۔ کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے۔ اور وُہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا۔ کہ وُہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔"

(نزول المسیح ص۳۸)

مزید توضیح

اس کی مزید توضیح آپ ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

296
Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی وہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا۔ کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے۔ اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا۔ کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے حجت ان پر پوری ہو جائے گی۔ تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کر کھڑا کر دیں گے وہ لوگوں کو کاٹے گا۔ اور زخمی کریگا اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لائے تھے۔ دیکھو سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰۔ اور پھر آگے فرماتا ہے۔ ویوم نحشر من کل امۃ فوجا ممن یکذب بایاتنا فھم یوزعون حتی اذا جاؤ قال اکذبتم بایاتی ولم تحیطوا بھا علما اما ذا کنتم تعملون ووقع القول علیھم بما ظلموا فھم لا ینطقون۔ ترجمہ اس دن ہم ہر ایک امت میں سے اُس گروہ کو جمع کریں گے۔ جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے تھے۔ اور ان کو ہم جدا جدا جماعتیں بنا دیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ عدالت میں حاضر کئے جائیں گے تو خدائے عزوجل ان کو کہے گا۔ کہ کیا تم نے میرے نشانوں کی بغیر تحقیق کئے تکذیب کی۔ یہ تم نے کیا کیا۔ اور ان پر بوجہ ان کے ظالم ہونے کے حجت پوری ہو جائے گی۔ اور وہ بول نہ سکیں گے۔ سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰

اب خلاصہ کلام یہ ہے۔

کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے۔ جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتداء سے مقرر ہے۔ یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے۔ جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا۔ اور دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا۔ کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے پہلے چوہوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ انسان کو ایسا ہی ہر ایک جانور کو یہ بیماری ہو سکتی ہے۔ اسی لئے کشفی عالم میں اس کی مختلف شکلیں نظر آئیں۔ اور اس بیان پر کہ دابۃ الارض درحقیقت مادۂ طاعون کا نام ہے جس سے طاعون پیدا ہوتی ہے۔ مفصلہ ذیل قرائن ہیں:-

اول یہ کہ دابۃ الارض کے ساتھ عذاب کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض یعنی جب ان پر آسمانی نشانوں اور عقلی دلائل کے ساتھ حجت پوری ہو جائیگی تب دابۃ الارض زمین میں سے نکالا جائے گا۔ اب ظاہر ہے۔ کہ دابۃ الارض عذاب کے موقعہ پر زمین سے نکالا جائے گا۔ نہ یہ کہ یونہی بے ہودہ طور پر ظاہر ہوگا۔ جس کا نہ کچھ نفع۔ نہ نقصان۔ اور اگر کہو۔ کہ طاعون تو ایک مرض ہے مگر دابۃ الارض لغوی معنوں کے رُو سے ایک کیڑا ہونا چاہیئے۔ جو زمین میں سے نکلے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حال کی تحقیقات سے یہی ثابت ہوا ہے۔ کہ طاعون کو پیدا کرنے والا وہی ایک کیڑا ہے۔ جو زمین میں سے نکلتا ہے۔ بلکہ ٹیکا لگانے کے لئے وہی کیڑے جمع کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا عرق نکالا جاتا ہے۔ اور خوردبین سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی شکل یوں ہے (..) یعنی بشکل دو نقطہ۔ گویا آسمان پر بھی نشانِ کسوف و خسوف دو کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور ایسا ہی زمین میں :۔

دوسرا قرینہ یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کے بعض مقامات بعض کی تفسیر ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف میں جہاں کہیں یہ مرکب لفظ آیا ہے اس سے مراد کیڑا لیا گیا ہے۔ مثلاً یہ آیت فلما قضینا علیہ الموت ما دلھم علی موتہ الا دابۃ الارض تاکل منساتہ۔ یعنی ہم نے سلیمان پر جب موت کا حکم جاری کیا۔ تو جنات کو کسی نے ان کے مرنے کا پتہ نہ دیا۔ مگر گھن کے کیڑے نے کہ جو سلیمان کے عصا کو کھاتا تھا۔ سورۃ السبا الجزو نمبر ۲۲)

اب دیکھو۔ اس جگہ بھی ایک کیڑے کا نام دابۃ الارض رکھا گیا پس اس سے زیادہ دابۃ الارض کے اصلی معنوں کی دریافت کے لئے اور کیا شہادت ہوگی۔ کہ خود قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام میں دابۃ الارض کے معنے کیڑا کیا ہے۔ سو قرآن کے برخلاف اس کے اور معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دجل ہے :۔

تیسرا قرینہ یہ ہے۔ کہ آیت میں صریح معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کے نشانوں کی تکذیب کے وقت میں کوئی امام الوقت موجود ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وقع القول علیھم کا فقرہ یہی چاہتا ہے کہ اتمام حجت کے بعد یہ عذاب ہو۔ اور یہ تو متفق علیہ عقیدہ ہے۔ کہ خروج دابۃ الارض آخری زمانہ میں ہوگا۔ جبکہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ تاکہ خدا کی حجت دُنیا پر پوری کرے :۔

پس ایک منصف کو یہ بات جلد تر سمجھ آ سکتی ہے۔ کہ جبکہ ایک شخص موجود ہے۔ جو مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اور آسمان اور زمین میں بہت سے نشان اس کے ظاہر ہو چکے ہیں۔ تو اب بلاشبہ دابۃ الارض یہی طاعون ہے۔ جس کا مسیح کے زمانہ میں ظاہر ہونا ضروری تھا۔ اور چونکہ یاجوج ماجوج موجود ہے۔ اور مث کل حدب ینسلون کی پیش گوئی تمام دُنیا میں پوری ہو رہی ہے۔ اور دجالی فتنے بھی انتہا تک پہونچ گئے ہیں۔ اور پیش گوئی یسیر کن القلاص فلا یسعی علیہا بھی بخوبی ظاہر ہو چکی ہے۔ اور شراب۔ اور زنا۔ اور جھوٹ کی بھی کثرت ہو گئی ہے۔ اور مسلمانوں میں یہودیت کی فطرت بھی جوش مار رہی ہے۔ تو صرف ایک بات باقی تھی۔ جو دابۃ الارض زمین میں سے نکلے۔ سو وہ بھی نکل آیا :۔

اس بات پر جھگڑا جہالت ہے۔ کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فلاں جگہ پھٹے گی۔ اور دابۃ الارض وہاں سے سر نکالے گا۔ پھر تمام دُنیا میں چکر مارے گا۔ کیونکہ اکثر پیش گوئیوں پر استعارات کا رنگ غالب ہوتا ہے۔ جب ایک بات کی حقیقت کھل جائے تو ایسے اوہام باطلہ کے ساتھ حقیقت کو چھوڑنا کمال جہالت ہے۔ اسی عادت سے بدبخت یہودی قبولِ حق سے محروم رہ گئے :۔

قرینۂ چہارم دابۃ الارض کے طاعون ہونے پر یہ ہے۔ کہ سورۂ فاتحہ میں ایک رنگ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ کسی وقت بعض مسلمان بھی وہ یہودی بن جائیں گے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں تھے۔ جو آخرکار طاعون وغیرہ بلاؤں سے ہلاک کئے گئے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ عادت ہے۔ کہ جب ایک قوم کو کسی فعل سے منع کرتا ہے۔ تو ضرور اس کی تقدیر میں ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ بعض ان میں سے اس فعل کے ضرور مرتکب ہونگے۔ جیسا کہ اس نے توریت میں یہودیوں کو منع کیا تھا۔ کہ تم توریت اور دوسری خدا کی کتابوں کی تحریف نہ کرنا۔ سو آخر ان میں سے بعض نے تحریف کی۔ مگر قرآن میں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ تم نے قرآن کی تحریف نہ کرنا۔ بلکہ یہ کہا گیا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون سو سورۂ فاتحہ میں خدا نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ اس جگہ احادیث صحیحہ کے رو سے بکمال تواتر یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ المغضوب علیھم سے مراد بدکار اور فاسق یہودی ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح کو کافر قرار دیا۔ اور قتل کے درپے رہے۔ اور اس کی سخت توہین و تحقیر کی۔ اور جن پر حضرت عیسٰے نے لعنت بھیجی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اور الضالین سے مراد عیسائیوں کا وہ گمراہ فرقہ ہے۔ جنہوں نے حضرت عیسٰے کو خدا سمجھ لیا۔ اور تثلیث کے قائل ہوئے۔ اور خون مسیح پر نجات کا حصور رکھا۔ اور ان کو زندہ خدا کے عرش پر بٹھا دیا۔ اب اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ خدایا ایسا فضل کر کہ ہم نہ تو وہ یہودی بن جائیں۔ جنہوں نے مسیح کو کافر قرار دیا تھا۔ اور ان کے قتل کے درپے ہوئے تھے اور نہ ہم مسیح کو خدا قرار دیں۔ اور تثلیث کے قائل ہوں۔ چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں اسی امت میں سے مسیح موعود آئے گا۔ اور بعض یہودی صفت مسلمانوں میں سے اس کو کافر قرار دیں گے۔ اور قتل کے درپے ہونگے۔ اور اس کی سخت توہین و تحقیر کریں گے۔ اور نیز جانتا تھا۔ کہ اس زمانہ میں تثلیث کا مذہب ترقی پر ہوگا۔ اور بہت سے بدقسمت انسان عیسائی ہو جائیں گے۔ اس لئے اس نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی۔ اور اس دعا میں مغضوب علیھم کا جو لفظ ہے۔ وہ بلند آواز سے کہہ رہا ہے۔ کہ وہ لوگ جو اسلامی مسیح کی مخالفت کریں گے۔ وہ بھی خدا تعالےٰ کی نظر میں مغضوب علیھم ہوں گے۔ جیسا کہ اسرائیلی مسیح کے مخالف مغضوب علیھم تھے اور حضرت مسیح خود انجیل میں اشارہ کرتے ہیں۔ کہ میرے منکروں پر مری یعنی طاعون پڑے گی۔ اور بعد اس کے دوسرے عذاب بھی نازل ہوں گے۔ اس لئے ضروری تھا کہ مسیح اسلامی کی تائید میں بھی یہ باتیں ظہور میں آتیں۔ اور بھی دلائل اس بات پر بہت ہیں۔ کہ یہی دابۃ الارض جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے طاعون ہے اور بلاشبہ یہ زمینی بیماری ہے۔ اور زمین میں سے ہی نکلتی ہے۔"

(نزول المسیح صـ۳۸ تا صـ۴۲)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ معمہ جسے صدیوں تک مسلمان حل کرتے سے قاصر چلے آرہے تھے۔ نہایت عمدگی اور صفائی سے حل کر کے دکھا دیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ آپ کا تعلق حقیقتاً اس عظیم الشان ہستی سے ہے۔ جو علام الغیوب ہے۔ اور جس کے علم سے زمین و آسمان کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔ مگر افسوس لوگوں نے خدا تعالےٰ کا یہ عظیم الشان قہری نشان اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود عبرت حاصل نہ کی۔ ان کے گھروں میں طاعون نے ڈیرے ڈالے ان کے گاؤں اور شہروں میں اس نے ہلاکت برپا کی۔ ان کے دوستوں اور عزیزوں کو اس نے لقمۂ اجل بنایا۔ غرض دنیا میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک ایک عالمگیر بربادی ایک ہولناک ہلاکت ایک لرزہ خیز تباہی اور ایک روح فرسا بربادی اپنی پوری شان اور جلال کے ساتھ نازل ہوئی لیکن تعصب نے معاندین کی آنکھوں کو ایسا کور کر دیا۔ کہ انہوں نے دیکھتے ہوئے نہ دیکھا۔ سنتے ہوئے نہ سنا۔ اور جانتے بوجھتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ طاعون سے اب تک پیچھا نہیں چھوٹا۔ کاش وہ دیدۂ بینا سے کر غور کریں۔ اور دنیا و عاقبت [illegible] کا سامان مہیا کریں

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی رپورٹ

جماعت احمدیہ پاڈنگ کے بعض حالات

مکرمی حاجی محمود صاحب ایشنمانات خط میں لکھتے ہیں۔ کہ چند دن ہوئے جماعت احمدیہ پاڈنگ کو دو صدمے لاحق ہوئے۔ اول بھائی اسمٰعیل صاحب بوٹ ساز کی اہلیہ صاحبہ کی وفات۔ یہ مرحومہ بچہ جننے کے بعد فوت ہوئی۔ دوم ڈمنگ صاحب یعنی موجودہ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ پاڈانگ کی بڑی بیوی کی وفات یہ مرحومہ بھی کئی چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئی ہے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ دونوں کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ نیز ان کے پسماندگان کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی جائے۔

ڈمنگ صاحب نے بوجہ عرصہ سے مقدمات میں مصروف رہنے کے تا حال جماعت احمدیہ پاڈنگ کا چارج نہیں لیا۔ انشاء اللہ عنقریب محمد یوسف صاحب سابق وکیل پریذیڈنٹ سے جماعت کا چارج لے لیں گے۔ بزرگان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ڈمنگ صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کو جماعت کی کما حقہ خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

۵ اپریل سے مولوی زینی دھلان صاحب کو جماعت احمدیہ فورڈ بیکوٹ کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جب سے مولوی صاحب گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ پڈانگ کو اور جماعت پیپانگن کا دورہ میرے ذمہ رہا ہے۔

ایک احمدی کے لئے دعا کی درخواست

سوتن ابراہیم صاحب عرصہ سے احمدی ہیں۔ اور نہایت مخلص سمجھدار اور جوشیلے ہیں۔ جب سے وہ احمدی ہوئے ہیں۔ اپنے گاؤں اور اپنے ماحول میں باقاعدہ مسلسل کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ یہ صاحب لوبؤ باسونگ کے باشندہ ہیں۔ یہ جگہ پاڈنگ سے قریباً ۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہ عرصہ سے گورنمنٹ سکول سے پنشن یافتہ ہیں۔ انہوں نے اور کئی پنشن یافتہ اپنے ساتھ ملا لئے ہیں۔ چنانچہ دو دفعہ وہ دو دو پنشن یافتوں کے ساتھ محض تبلیغ کے لئے بندہ کے گاؤں میں آئے۔ بندہ کا اور انکے گاؤں کا فاصلہ تقریباً ستر میل ہے۔ وہ دونوں پنشن یافتہ اسی وقت احمدی ہو گئے تھے۔ چونکہ سوتن ابراہیم صاحب اپنے گاؤں میں باقاعدہ احمدیت کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ان کے گاؤں میں سخت مخالفت شروع ہوگئی۔ یہاں تک کہ انکے اور ان کی بیوی کے تمام رشتہ دار مخالفت پر اتر آئے۔ اس بارہ میں حاجی صاحب لکھتے ہیں۔ اب سوتن ابراہیم صاحب اور ان کے تمام بال بچوں کو ان کے رشتہ داروں نے محض احمدیت کی وجہ سے گھر سے نکال دیا ہے۔ مجبوراً ان کو شہر لوبو باسونگ میں ایک مکان کرایہ پر لینا پڑا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس بھائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے۔ تا خدا تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرما کر کامیاب کرے

تبلیغی مساعی

مولوی زینی دھلان صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ دو ماہ سے تبلیغی دورہ پر ہیں۔ عرصہ دو ماہ میں مندرجہ ذیل مقامات کا انہوں نے دورہ کیا۔ (۱) فورڈ بیکوک (۲) مانجو (۳) لوبو باسونگ۔ (۴) پریامن چونکہ لوبو باسونگ میں سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ اس لئے وہ سوتن ابراہیم کے ہمراہ چند دن کے لئے لوبو باسونگ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان دونوں کو کامیاب کرے

297

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجونگ بالی کے کوائف

گو ابھی تک سلطان اساہن کی طرف سے بندہ کو تجونگ بالی میں باقاعدہ تبلیغ اور درس دینے کی اجازت نہیں ملی۔ تاہم خدا کے فضل و کرم سے وہاں کے تمام احباب تبلیغ احمدیت میں کوشاں ہیں۔ اور وہاں کے احباب کے جوش و اخلاص میں ترقی نظر آ رہی ہے۔

۲۶ را اپریل کی شام ایک دوست تجونگ بالی سے آیا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اس وقت شیخ عبدالحمید کے بعض مریدوں کی طرف سے سخت مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ مگر ہمارے دوست خدا کے فضل سے پختہ ہوتے جاتے ہیں۔ ان کا یہ بھی بیان ہے۔ کہ شہر تجونگ بالی میں یہ بات مشہور ہو گئی ہے۔ کہ راجہ کے دفتر میں ۴۸ اشخاص کے نام درج ہو گئے ہیں جن کے متعلق یہ رپورٹ آئی ہے۔ کہ یہ احمدی ہو گئے ہیں۔ مگر علی الاعلان حضرت امام مہدی کی نبوت کا اقرار کرنے والوں کی تعداد ۱۵ اور ۲۰ کے درمیان ہے۔ ان کا یہ بیان بالکل درست ہے۔ بندہ کا خود تجربہ تھا۔ کہ اگر سلطان کی شرارت کا خوف نہ ہوتا۔ تو پچاس اشخاص سے کم نہیں جو اپنے آپ کو احمدی کہلانے کیلئے تیار ہو جاتے۔ بعض نے یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ ہمیں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر یقین تو ہو گیا ہے۔ مگر ہم صرف اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہ کب آپ کو یہاں باقاعدہ تعلیم دینے کی اجازت ملتی ہے۔

امیر الدین صاحب کا جوش تبلیغ

گذشتہ رپورٹ میں بندہ نے عرض کیا تھا۔ کہ امیر الدین صاحب Teling Tinggi کے رہنے والے تبلیغ احمدیت میں خاص جوش رکھتے ہیں۔ ۲۴ را اپریل کو ان کا خط آیا۔ کہ وہ اپنے تمام رشتہ داروں کو جمع کر کے ان کے سامنے تبلیغ احمدیت کرنا چاہتے ہیں۔ اس کام کے لئے انہوں نے بندہ سے بعض ضروری حوالجات اور مضامین مانگے۔ چنانچہ ۲۶ را اپریل کو میں نے ۲۲ صفحات پر مشتمل مختلف حوالجات تحریر کر کے ان کی خدمت میں ارسال کر دئے۔ علاوہ ازیں۔ وفات مسیح اجرائے نبوت۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام امام مہدی کے کارنامے۔ ایک مسلم کا سلوک غیر مذاہب والوں کے ساتھ کیسا ہونا چاہیئے۔ اور غیر مومن والدین کے ساتھ کیسا ہو۔ پر مختصر مگر مکمل مضمون لکھے۔ انہوں نے یہ بھی دریافت کیا۔ کہ اگر کوئی غیر احمدی مباہلہ پر آمادگی ظاہر کرے۔ تو کس طرح مباہلہ کیا جائے۔ اس پر بندہ نے صرف اتنا لکھا۔ کہ مباہلہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ سب سے پہلے اتمام حجت ہو۔ اور کافی تبلیغ ہو۔ یہ تو آخری مرحلہ ہے۔ اور یہاں تو ایک فی صدی بھی ایسے لوگ نہیں جنہوں نے کماحقہٗ احمدیت کی تحقیق کی ہو یا احمدیت کے دلائل سنے ہوں۔

ایک ایڈیٹر کو مناظرہ کا چیلنج

۱۹ را اپریل بندہ نے ایک اخبار کے ایڈیٹر کو جو کہ انجمن محمدیہ کے لیڈر مبلغ اور عالم ہیں۔ مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مگر تا حال اس نے جواب نہیں دیا۔ اس چیلنج کی بنا یہ تھی۔ کہ مسن بنڈونگر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے پچاس اقتباسات نکال کر تمام اخباروں اور رسالوں میں شائع کر کے علماء سماٹرا و جاوا سے فتویٰ مانگا ہے۔ کہ اس شخص کے بارے میں آپ لوگوں کا کیا فتوےٰ ہے۔ جس کے یہ دعاوی اور یہ کلمات ہوں۔ اس استفتاء پر ایڈیٹر مذکور نے لکھا ہے کہ ان پچاس اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ مدعی نعوذ باللہ مجنون متکبر اور مدعی الوہیت ہے۔ اگر حکومت اسلام ہو تو اس کا فرض ہے کہ اس مدعی اور اس کے تمام مریدوں کو توبہ کرنے پر مجبور کرے۔ ورنہ ان تمام کا خون بہانا حلال ہوگا۔ بندہ نے اس ایڈیٹر کو چیلنج کیا۔ کہ کیا تم کو ہمت ہے کہ میدان مناظرہ میں آؤ۔ اور پبلک کے سامنے ان پچاس اقتباسات سے یہ ثابت کرو۔ کہ حضرت مرزا صاحب (نعوذ باللہ) مجنون ہیں۔ یا آپ (نعوذ باللہ) متکبر ہیں۔ یا آپ (معاذ اللہ) مدعی الوہیت ہیں۔ یا کسی غیر مسلم کو جبراً مسلم بنانا۔ یا کسی مرتد کو مجبور کر کے مسلمان بنانا جائز ہے اور یہ کہ نہ ماننے کی صورت میں ان کا خون بہانا جائز ہے۔ دس دن ہوئے۔ مگر ابھی تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ جہانتک میرا خیال ہے۔ اس ایڈیٹر کو ہرگز ہمت نہیں ہوگی۔ کہ مقابلہ کے لئے سامنے آئے۔

خاکسار ابوبکر ایوب مبلغ سماٹرا

ہر قوم میں نبی آنیکا عقیدہ اور جماعت احمدیہ

آج کل کے علماء جماعت احمدیہ کے خلاف جو اعتراضات کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ہر قوم اور ہر مذہب کے پیشوا کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث شدہ یقین کرتی اور نبی مانتی ہے۔ حتےٰ کہ ہندوؤں کے رامچندر اور کرشن جی کو اور پارسیوں کے زرتشت کو بھی اللہ تعالےٰ کے نبی تسلیم کرتی ہے۔

حالانکہ یہ بات قرآن شریف سے بالبداہت ثابت ہے کہ دنیا کی ہر قوم بلکہ ہر ملک میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور آتے رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ کہ ہر ایک امت اور قوم میں ہم نے اپنی طرف سے ڈرانے والا بھیجے۔ اس لحاظ سے ماننا پڑتا ہے کہ اگر ہندو اپنے آپ کو کسی مخصوص انسان کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ وہ ہمارا پیشوا اور رہبر ہے۔ تو ضرور ان کا وہ راہبر اللہ تعالےٰ کی طرف سے تھا۔ کیونکہ یہ لوگ بھی ایک قوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ کہ ہم نے ہر ایک قوم میں اپنا نبی بھیجا ہے۔

نام نہاد علماء بیشک اس واضح حقیقت سے انکار کریں۔ لیکن سمجھدار اور دنیا کا عقلمند طبقہ اس صداقت کو قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور ان میں سے اکثر نے اس بات کا بر سر عام اقرار کرتے ہوئے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے عقائد روز بروز نمایاں فتح حاصل کر رہے ہیں۔

بمبئی میں میلاد النبی کے موقع پر رؤساء بمبئی کے ایک جلسے میں جو ۳ مئی کو سر کاؤس جی جہانگیر ہال میں نواب یار جنگ بہادر آف حیدر آباد دکن کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور جس کے حاضرین کی تعداد سات آٹھ ہزار کے قریب ہوگی۔ اس میں سب سے پہلے ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب ایم اے نے اپنی تقریر میں سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس سوانح اور آپ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اس حقیقت کا بایں الفاظ اعتراف کیا۔

"سب سے زیادہ قابل امتیاز تلقین جو اسلام میں ہے اور جو کسی دوسرے مذہب میں جہانتک مجھے علم ہے نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر قوم میں خواہ وہ کسی حصہ دنیا میں ہو کوئی نہ کوئی پیغمبر گذرا ہے۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ بھی مسلمان کے ایمان کا جزو ہے۔ کہ وہ اسی طرح ان پیغمبروں کو مانے جس طرح وہ آپکو مانتا ہے یعنی وہ سب پیغمبران برحق ہیں۔ اور شرک کو مٹانے اور اپنی اپنی قوم کی اصلاح حال کے لئے وقتاً فوقتاً بھیجے گئے۔ اور ان کا ادب لازم ہے۔ کس قدر عالمگیر امن کی بنیاد اس عقیدہ میں مضمر ہے۔ اس تعلیم نے مختلف مذاہب کی قوموں کے لئے جو خدا کو ایک ماننے والی ہیں باہم مل کر امن کے ساتھ رہنے کا راستہ کھول دیا ہے۔ اور مذہبی نزاعات کی بیخ کنی کر دی ہے۔ کاش دنیا کی دوسری قومیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا ہی دل اور زبان سے ادب کریں جتنا کہ مسلمان ان کے پیغمبران گذشتہ کا کرتے ہیں"۔ (اخبار ہفتہ وار بیداری بمبئی)

ایک وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ یہی حقائق علماء کے نزدیک آپکو (نعوذ باللہ) کافر اور گمراہ قرار دینے کا موجب سمجھے۔ لیکن آج یہ دن ہے کہ مسلمانوں کا تعلیم یافتہ طبقہ اس حقیقت کو نہ صرف تسلیم کر رہا ہے۔ بلکہ علی الاعلان اس کا ذکر کر رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی الحقیقت ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اسی میں ہے کہ وہ ہمیں ہر مذہب و ملت کے پیشوا کی عزت کرنے کی تعلیم دیں۔

صرف انہی صاحب نے ہمارے اس عقیدے کو پیش نہیں کیا۔ بلکہ ان کے بعد جناب صدر نواب یار جنگ بہادر آف حیدر آباد دکن نے بھی اپنی مسلسل اور پر از معلومات تقریر میں اس تعلیم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا۔ اور فرمایا۔ کہ

"اگر ہماری جسمانی زندگی کی تمام ضروریات اللہ تعالیٰ نے ابتدائے دنیا سے مہیا کر رکھی ہیں۔ تو یہ اس کی احدیت کے خلاف ہے۔ کہ اس نے ہماری روح اور قلب کی زندگی کی ضروریات کو پورا نہ کیا ہو۔ چنانچہ وہ ہماری روحانی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً انبیاء کو مبعوث فرماتا رہا اور بالآخر اس نے ہماری بہتری کے لئے وہ نبی بھیجا جس کے متعلق فرماتا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک اور اس کو تمام انبیاء اور ہادیانِ حق و ہدایت سے افضل و اعلیٰ قرار دیا۔ اور اس کے ذریعے ہم کو وہ تعلیم عطا کی جو نہ صرف آج تمام انسانی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ بلکہ دنیا مدت تک پورا کرتی چلی جائے گی اور نہ صرف روحانی طور پر مفید ہے۔ بلکہ دنیا میں امن پیدا کرنا حکومت کرنے کا طریق تجارتی کاروبار۔ ملازمت وغیرہ غرضیکہ ہر وہ صحیح راہ جس پر چل کر انسان ایک اعلیٰ دنیا دار کی حیثیت سے زندگی بسر کر سکے اس میں بتائی گئی ہے۔

چنانچہ قرآن کریم ہمیں اس کی تعلیم دیتا ہوا فرماتا ہے۔ کہ تم اس بات پر یقین رکھو کہ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کوئی قوم ایسی نہیں ہے۔ جس میں ہم نے اپنا کوئی رسول نہ بھیجا ہو۔ دنیا میں جتنی قومیں آباد ہیں ضرور ان کی طرف اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول بھیجے ہیں۔ بعض لوگ کہیں گے کہ یہ تو تم قرآن سے باہر جا رہے ہو۔ قرآن میں تو صرف چند رسولوں کا ذکر ہے۔ میں کہوں گا۔ یہ اعتراض باطل ہے اس لئے کہ قرآن خود فرماتا ہے منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص۔ کہ ہم نے تمام رسولوں کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ بعض خاص رسولوں جن کا ذکر ضروری تھا۔ ان کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم کی آیات پر اگر غور کیا جائے تو اور بھی بہت سی ایسی آیات مل سکتی ہیں۔ جن میں اس تعلیم کا ذکر ہے جیسا کہ لکل قوم ھاد کہ ہر ایک قوم کے لئے ہم نے ایک ہادی بھیجا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ لانفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون کہ ہم سب کو بغیر کسی تفریق کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانتے ہیں۔ یہ تعلیم ہر مسلمان کو دی گئی ہے۔ گویا اس سے ہمیں زرتشت کرشن اور رام چندر کی نبوت کا بھی امکان ثابت ہوتا ہے۔ میں اس سے آگے بھی کچھ کہہ ڈالوں۔ (یعنی یہ کہ رام چندر زرتشت اور کرشن جی اپنے اپنے زمانے کے نبی تھے۔) لیکن علماء کی گرفت کی مشین سے ڈرتا ہوں۔ کیونکہ آج کل ان کی گرفت اور پکڑ سے نکلنا بہت دشوار ہے۔ کرشن اور رام چندر یہ ہندوستان کے راہبر سمجھے جاتے ہیں"

کس قدر وضاحت سے صاحب صدر نے اپنی اس تقریر میں اس تعلیم کو پیش کیا۔ کہ ہر قوم میں نبی اور رسول آتے رہے ہیں۔ اور اس سے ثابت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے عقائد اور اعمال میں قرآن کریم کی صحیح تعلیم پر عمل سکھلانے والی ہے۔ کاش اب بھی دنیا کی آنکھیں کھلیں اور وہ اس صحیح تعلیم کو دوبارہ پیش کرنے والے مصلح کو اور اس کی تعلیم کو سچا تسلیم کرے ورنہ ہم ببانگ دہل اور علیٰ رؤس الاشہاد اعلان کرتے ہیں۔ کہ ایک زمانہ عنقریب دنیا اپنی آنکھوں سے ایسا دیکھ لے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ احضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ تمام دعاوی اور تعلیم کو جو قرآن کریم کی صحیح تعلیم ہے۔ لوگوں کو ہم

"اسی طرح صحیح اور صداقت پر مبنی نظر آئے گی۔ جس طرح آج وہ اس تعلیم کو ایک عرصہ تک انکار کرنے کے بعد صحیح تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ ہر امت اور ہر قوم میں اللہ تعالےٰ کے نبی آتے رہے اور حضرت کرشن رام چندر اور زرتشت علیہ السلام نبی تھے۔ لیکن مبارک وہ جو اس آنے والے زمانے سے قبل حضور علیہ السلام کا اعتراف کرے۔ خاکسار محمد صدیق مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید

محمدیہ ایسوسی ایشن لاہور کا مباحثہ سے گریز

سیکرٹری ینگ مینز محمدیہ ایسوسی ایشن مسجد مبارک لاہور کی طرف سے روزنامہ "احسان" ۱۲ مئی میں ایک اعلان درج تھا۔ کہ ۲۴ مئی کو مسجد مبارک میں احمدیت کے خلاف تقاریر ہونگی۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر دو فریق کو تبادلہ خیالات کے لئے وقت دیا جائے گا بشرطیکہ ایسی درخواست ۱۲ مئی تک ان کے دفتر میں پہنچ جائے۔ اس پر ہم نے ۲۰ مئی کو درخواست سیکرٹری صاحب موصوف کو ارسال کر دی جس میں تحریر تھا۔ کہ مذکورہ بالا اعلان سے کسی قسم کی تفصیل مثلاً کیا کیا لیکچر ہوں گے۔ اور ہر لیکچر کے بعد کتنا وقت دیا جائے گا۔ کا علم نہیں ہوتا۔ تاہم اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر درخواست ہے۔ کہ آپ کشادہ دلی سے تحقیق حق کے لئے وقت دیکر ممنوں فرمائیں۔ اور چونکہ جلسہ میں شمولیت کے لئے آپ کی طرف سے دعوت دی گئی ہے۔ لہذا حفظ امن کی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔ اور اس امر کا اپنے جواب میں تصریح کے ساتھ ذکر کر دیں۔

ہماری اس چٹھی کے جواب میں سیکرٹری صاحب موصوف کی طرف سے جو چٹھی ۲۴ مئی کو موصول ہوئی۔ اس میں تحریر تھا۔ کہ پہلی تقریر ختم نبوت پر ہو گی اور دوسری "صدق و کذب مرزا" پر۔ اور دوسری تقریر کے بعد سوال و جواب کے لئے وقت دیا جائے گا۔ اور حفظ امن کی ذمہ داری کے متعلق لکھا تھا۔ کہ اگر آپ (جماعت احمدیہ) کی طرف سے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ کے مناظر کیا کرتے ہیں۔ تو اس حالت میں تمام تر ذمہ داری آپ پر عائد ہو گی۔

اس چٹھی کا جواب ہماری طرف سے ۲۴ مئی کو ہی بھیجا گیا۔ جس میں یہ یقین دلاتے ہوئے کہ کبھی بھی کوئی احمدی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی (نعوذ باللہ) نہیں کر سکتا۔ تحریر کیا کہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ حفظ امن کی ذمہ داری سے گریز کر رہے ہیں حالانکہ جب آپ بغیر ہمارے کسی مطالبہ کے اپنے مقام پر ہمیں سوال و جواب کا موقعہ دے رہے ہیں۔ تو آپ کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ حفظ امن کی ذمہ داری صاف الفاظ میں لیں۔ اور یہ بہتان عظیم ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، آپ نے حفظ امن کی ذمہ داری سے گریز کے لئے یہ حیلہ تراشا ہے۔ ہمارے مناظر خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ افضلیت کو زیادہ احسن طور پر بیان کرتے ہیں اور اس وجہ سے چونکہ وہ اپنی جماعت کی تعلیم کے متعلق عوام پر اچھا اثر پیدا کر لیتے ہیں۔ اس لئے آپ نے پیشقدمی کے طور پر اس کا نام گستاخی رکھا ہے اس لئے صاف اور سیدھے الفاظ میں حفظ امن کی ذمہ داری لیں۔ یا یہ کہیں کہ آپ ذمہ داری نہیں لینے چاہتے کسی وجہ سے ہو۔ نیز لکھا تھا کہ ہمارے نزدیک ہر تقریر کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ سوال و جواب کے لئے ہو۔ اور طرفین کے لئے مساوی وقت ہو۔ جو پندرہ پندرہ منٹ میں تقسیم ہو۔

298

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے جواب میں ہمیں ۲۵ مئی کو سیکرٹری صاحب کی چٹھی ملی۔ جو ہماری امیدوں کے بالکل خلاف تھی۔ کیونکہ اس میں تحریر تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جماعت احمدیہ کے جس رویہ کا وہ پہلی چٹھی میں ذکر کر چکے ہیں۔ وہ ان کے نزدیک حقیقت ہے۔ اور حفظِ امن کے متعلق بھی پہلا ہی جواب ہے۔ باقی رہا وقت کے بارے میں سو کل چھ منٹ سوال کے لئے دئے جائیں گے۔ اس کے بعد جواب دیا جائیگا۔ یہ بھی اس حالت میں۔ کہ آج ہی شام تک وقت لینے پر رضامند ہوں۔ اور صاف الفاظ میں ہمیں لکھ دیں۔

سکرٹری صاحب کی ہر دو مذکورہ بالا چٹھیوں نے صاف عیاں کر دیا۔ کہ وہ تبادلۂ خیالات کیلئے کسی صورت میں بھی تیار نہیں: سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

حکومت ہند کی سرحدی پالیسی اور کانگرس

کانگرس کی سرحدی پالیسی کے متعلق بعض افراد اور اخبارات غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ عوام کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ اجلاس فیض پور میں انڈین نیشنل کانگرس نے حسب ذیل تجویز کے ذریعہ سرحدی مسئلہ کے متعلق وضاحت کے ساتھ اپنے رویہ کا اعلان کر دیا ہے۔

"کانگرس کی رائے میں شمال مغربی سرحد پر حکومت ہند کی اختیار کردہ پالیسی قطعاً ناکام رہی ہے۔ اور اس نے ہندوستان اور سرحد پار کے قبائل کے مفاد کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہ پالیسی ملوکیت کے اغراض کی خاطر اختیار کی گئی جس کا مقصد زیادہ تر یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے گرانبار فوجی اخراجات کو جائز ثابت کیا جائے۔ اور نیم جنگی حالات پیدا کر کے ان فوجوں کو جو عام طور پر نکمی پڑی رہتی ہیں۔ استعماری اغراض کے لئے ٹریننگ دی جائے۔ کوئی پالیسی جو ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری جیسے خلاف انسانیت اور وحشیانہ طریقوں کے استعمال اور سرحد پار کے علاقوں پر ہمیشہ فوجی حملوں کو ضروری قرار دے۔ قابل مذمت ہے۔ اس کے علاوہ یہ پالیسی سرحد پر امن قائم کرنے میں نمایاں طریقہ پر ناکام رہی ہے۔ اور اکثر سرحد پار کے حلیف قبایل کو دشمن اور مخالف بناتی رہی ہے۔

ہندوستان کے اندرونی و بیرونی دونوں مفاد کا تقاضا یہ ہے۔ کہ سرحد پر امن ہو۔ اور ہمارے ہمسایوں کے ساتھ دوستوں کا سا تعلق قائم رہے۔ اور کانگرس یقین رکھتی ہے۔ کہ یہ دوستانہ تعلقات اور امن بغیر کسی دقت کے قائم کئے جا سکتے ہیں۔ اگر سرحد پار کے قبائل کے ساتھ دوستوں اور اچھے ہمسایوں کی مانند سلوک کیا جائے۔ اور تہذیب پھیلانے یا اقتصادی اعانت پہنچانے کے حیلے سے فوجی سڑکیں تیار کر کے یا کسی دوسرے پردے میں ان کے معاملات میں مداخلت نہ کی جائے۔ کانگرس یقین رکھتی ہے۔ کہ سرحد کے پٹھان قبائل کے خلاف غیر متمدن۔ خطرناک۔ ظالم اور حملہ آور ہونے کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ اور اس لئے تراشے گئے ہیں۔ کہ ان کی بنا پر ناجائز مداخلت اور کثیر فوجی اخراجات کو صحیح ثابت کیا جائے۔

کانگرس اعلان کرتی ہے۔ کہ ہندوستان کے لوگ اپنے تمام ہمسایوں سے دوستی چاہتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ امن اور فلاح انسانی کو ترقی دینے والے بڑے کاموں میں تعاون کے لئے تیار ہیں۔

سرحد پار کے علاقوں میں پچھلی تعزیری کارروائیوں کی جو حکومت ہند کی بے نتیجہ اور خطرناک سرحدی پالیسی کی مزید مثال ہے۔ اور جس سے تباہی اور ناخوشگواری کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ کانگرس مذمت کرتی ہے۔

کانگرس کی رائے میں سرحدی مسئلہ کو حل کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے۔ کہ سرحدی علاقہ کی اقتصادی سیاسی اور فوجی حالات کی تحقیقات کی جائے تاکہ سرحدی قبائل کو ساتھ لے کر سرحدی مسائل کو پُرامن طریقہ پر ہمیشہ کے لئے طے کر دیا جائے":

ناظم شعبہ اطلاعات آل انڈیا کانگرس کمیٹی الہ آباد۔

لکھنؤ کا شرمناک فساد

خدا جانے اس کی کیا وجہ ہے کہ لکھنؤ کی فضا گزشتہ چند سال سے مسلمانوں کے درمیان نزاع و تفرقہ کی حامل بنی ہوئی ہے۔ نہرو رپورٹ پر بعض مسلمان دستخط کرتے ہیں۔ تو اسی فضا میں کرتے ہیں۔ مخلوط انتخاب کی حمایت میں کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ تو اسی لکھنؤ میں ہوتی ہیں۔ "مدح صحابہ" کا فتنہ کھڑا ہوتا ہے۔ تو یہیں سے ہوتا ہے۔ اور اب جو کچھ ہوا ہے۔ وہ بھی غیر متوقع نہیں ہوا۔ مدت سے یہی اندیشہ لگا ہوا تھا۔ کہ شیعہ و سنی کے جذبات کو برانگیختہ کیا جا رہا ہے۔ خدا ہی خیر کرے۔ آخر ۱۹ ربیع الاول کو جب بعض چیدہ دار شیعوں نے تبرا وغیرہ سے بر سر عام اشتعال انگیزی شروع کر دی۔ تو مار پیٹ شروع ہو گئی۔ اور تادم تحریر بارہ تیرہ ہلاک اور تقریباً ڈھائی سو زخمی ہو چکے ہیں۔ اور اس قتل و خون کے ہنگامے میں بعض واقعات ایسے جگر خراش اور ہول انگیز ہوئے ہیں جن کو سننے سے بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ خدا جانے ان درندوں کی بہیمیت کس درجے کی ہوگی۔ جنہوں نے خود وہ انسانیت سوز حرکات کیں۔ مثلاً چھ سال کی ایک لڑکی کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر چیر ڈالی گئیں۔ اور لڑکی کے دو ٹکڑے کر دئے گئے۔ کیا قساوت و شقاوت کا کوئی درجہ اس سے اوپر بھی ہے؟ اور یہ سب کچھ بزعم خویش اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ اہلبیت کرام یا صحابہ عظام صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

یہ ہنگامۂ خونیں اس شہر میں ہوا ہے جس میں فرنگی محل کے جلیل القدر سُنّی علماء و شیعہ کے مجتہدین کرام اور دونوں فرقوں کے ذی اثر رؤسا موجود ہیں۔ اگر ان اکابر کو اسلام کے مقاصد عالیہ عزیز ہوتے۔ اور اپنی مذہبی گدیاں اور الیکشن بازیاں عزیز نہ ہوتیں۔ تو وہ شیعہ و سنی کی کشیدگی کو بہت بڑی حد تک دور کر سکتے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے فرقے اور اپنے اپنے حلقے میں اپنی ہر دلعزیزی کی حفاظت کرتا رہا۔ کسی کو اسلام کی حالت پر ترس نہ آیا۔ کسی کا دل مسلمانوں کی بدنصیبی پر نہ تڑپا۔ اور اس انقطاع و علیحدگی کا نتیجہ یہ نکلا۔ جو آج دنیا کے سامنے ہے۔ اور جس پر ساری ملت اسلامیہ خون کے آنسو بہا رہی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس فتنہ کا آغاز بھی مجلس احرار ہی سے ہوا ہے۔ اگر احرار "مدح صحابہ" کی آگ کو ہوا نہ دیتے۔ اس سلسلہ میں سول نافرمانی نہ کی جاتی۔ "مدح صحابہ کمیشن" مقرر نہ ہوتا۔ اور اس میں وہ شرمناک شہادتیں نہ ہوتیں۔ جو مسلمانوں کے لئے ڈوب مرنے کا باعث ہونی چاہئیں۔ تو شیعہ و سنی عوام کے جذبات اس حد تک مشتعل نہ ہوتے اب مقدمے چلیں گے اور شیعہ و سنی کا فساد بازاروں سے نکل کر عدالتوں میں شروع ہوگا۔ اور لاکھوں روپیہ برباد ہوگا۔ دنیا ترقی کر رہی ہے۔ ترکی و ایران عراق و مصر افغانستان و حجاز میں اسلامی فرقوں کے درمیان اتحاد ہو رہا ہے۔ خود ایران میں تبرا وغیرہ ممنوع ہو چکا ہے۔ لیکن ہندوستان کے بدنصیب غلام مسلمان ابھی اسی چکر میں پڑے ہیں۔ کیا ملت کے دردمند رہنما لکھنؤ کے بدقسمت سنیوں اور شیعوں کی ہدایت کے لئے کوئی عملی تدبیر اختیار نہ کریں گے۔ (انقلاب)

شہر رانچی میں جلسہ میلاد النبیؐ میں احمدی مبلغ کی تقریر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو غیر احمدیوں کی طرف سے "میلاد النبیؐ" کے نام سے ایک جلسہ ہوا کرتا ہے۔ امسال یہ جلسہ زیر نگرانی جمعیتہ المسلمین ۴ مئی کو ہونا قرار پایا۔ جمعیتہ کی طرف سے صوبہ بہار کے متعدد علماء کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ ہمیں نے بھی جمعیتہ کے ذمہ دار ارکان سے مشورہ کر کے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مبلغ صوبہ بہار کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ دوسرے مدعو علماء میں سے بعض تو اپنی مجبوریوں کے باعث نہ آسکے۔ بعض دوسری جگہ مدعو تھے۔ اور بعض نے جمعیتہ کے خطوط کا جواب دینا بھی پسند نہ کیا۔ جلسہ سیرت کے دو اجلاس صبح ½ ۷ بجے سے ½ ۱۰ بجے تک اور بعد از مغرب ½ ۷ بجے سے ½ ۱۰ بجے تک تھے۔ پہلے اجلاس میں مقامی مقررین بھی مدعو تھے۔ ہر مقرر کے لئے تیس تیس منٹ وقت تھا۔ مولوی صاحب کی تقریر کے وقت حاضرین جو دو ڈھائی ہزار کے قریب تھے بالکل ساکت بیٹھے رہے۔ اور وقت ختم ہونے سے پہلے ہی معززین نے خواہش کی اور منتظمین کو مجبور کیا کہ مولوی صاحب کو اور وقت دیا جائے چنانچہ حالات کے پیش نظر دوسرے پروگرام کی وجہ سے مولوی صاحب کو صرف ۱۵ منٹ زائد دیے جا سکے۔ پھر بھی تعلیم یافتہ طبقہ تشنہ رہ گیا۔

یہ پہلی تقریر احسانات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تھی۔ جس میں مولوی صاحب نے چار احسانات کا ذکر کیا۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے انبیاء کی عزت وصداقت کا قائم کرنا۔ (۲) دوسرے مذاہب والوں سے رواداری اور اخوت کی بے نظیر تعلیم دینا، جس سے انسانی زندگی اعلےٰ مقام تک پہنچے۔ (۳) انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے لئے کامل تعلیم کا مہیا کرنا جو زبان۔ الفاظ اور نظم کلام کے لحاظ سے محفوظ ہے۔ اور تاثیر اور وسعت احکام کے لحاظ سے کامل ہے (۴) تمام شعبہ ہائے زندگی میں کامل نمونہ۔ سامعین میں تعلیم یافتہ ہندو بھی تھے۔ جو آپ کے طرز کلام سے بہت خوش ہوئے۔

اجلاس اول ختم ہو جانے پر معززین شہر نے جن میں مقامی افسران بھی شامل تھے۔ مولوی صاحب سے فرداً فرداً ملاقات کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور اس امر پر افسوس بھی کیا کہ وقت بہت کم دیا گیا ہے۔ مولوی صاحب کی تقریر سے مقامی علماء کی تقریریں پھیکی پڑ گئیں اور سامعین نے قطعاً دلچسپی نہ لی۔ مجبوراً منتظمین نے ان مقرروں کو جلدی جلدی بٹھا دیا۔ اس اجلاس کے بعد رات کے اجلاس کا اعلان کیا گیا۔ اور معززین کے اصرار پر مولوی صاحب کی تقریر کے لئے زیادہ وقت رکھا گیا۔

دوسرے اجلاس کا وقت ابھی شروع نہ ہوا تھا۔ کہ بعض معززین مولوی صاحب کی تقریر کے شوق میں ہمارے پاس آئے۔ اور جلسہ گاہ میں جلدی پہنچنے کی تاکید کی اور خود دوسرے معززین کو ساتھ لانے کے لئے گئے۔ باوجودیکہ رانچی شہر میں ایک معزز غیر احمدی "خانصاحب" کے ہاں بھی جلسہ میلاد النبی تھا۔ اور ان کی طرف سے دعوت بھی خاص لوگوں کو تھی۔ تاہم تعلیم یافتہ معززین اور افسران مقامی کا کثیر حصہ اس جمعیتہ کے جلسہ میں شریک ہوا۔

مولوی صاحب نے اس تقریر میں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ان آٹھ پیشگوئیوں کا مفصل ذکر کیا جو اس صدی میں پوری ہو چکی ہیں۔ مثلاً (۱) ہر چیز میں نر و مادہ کا ہونا (۲) فرعون کی لاش کا محفوظ رہ کر آئندہ زمانہ میں نشان بننا (۳) نہر سویز و پانامہ کا بنایا جانا (۴) جہازوں اور (۵) ریل گاڑی کی ایجاد (۶) فلسطین میں یہودیوں کا اجتماع (۷) یورپین اقوام کی موجودہ ترقی اور دنیا پر چھا جانا۔ (۸) اجرام فلکی سے کرہ ارضی کے ساکنین کا تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کرنا اور ہر پیشگوئی کے بعد ہندوؤں کو دعوت اسلام اور مسلمانوں کو اپنے ایمان و یقین کو مضبوط کرنے کی پر درد الفاظ میں اپیل کرتے تھے

الحمد للہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادموں کو اس جلسہ میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہماری تبلیغ کی بہترین ممد و معاون ہوگی۔

خاکسار:۔ محمد الدین احمد رانچی

وصیت نمبر ۸۰۲۴

منکہ چوہدری غلام حیدر ولد چوہدری مولا بخش مرحوم قوم جھنگل جاٹ کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

میری اراضیات زرعی نہری ۵۰ ایکڑ ہیں جس کی میں قسطیں ادا کر رہا ہوں۔ دس سال تک اس کی جملہ قسطیں انشاء اللہ ادا ہو جائیں گی۔ اس وقت تک میں بصورت زمینداری جو پیداوار ہوا کرے گی۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور جب یہ اراضیات میری مملوکہ قرار پائیں گی تب اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اب سے میں انشاء اللہ اپنی جملہ پیداوار کے ⅒ حصہ کو داخل خزانہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری ایک کنال سکنی زمین بقیمت چار صد روپیہ قادیان میں ہے۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اس کے علاوہ بھی اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد:۔ غلام حیدر پریزیڈنٹ ایگریکلچرل کوآپریٹو سوسائٹی ڈگری۔ گواہ شد:۔ سردار محمد بقلم خود ساکن کوٹ احمدیاں گواہ شد:۔ محمد صالح مبلغ سندھ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درس گاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ رکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر جماعت اور ہر مذہب و ملت کے طلبا کے لئے یہ سکول کھلا ہے گورنمنٹ کی مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے۔ نصاب مفت منگوا لیں جاتی ہے پراسپکٹس مفت (مینیجر)

مستورات

کے فائدہ کے واسطے یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کسی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید حبیب اللہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں بے شمار ایسا اولاد عورتیں انکی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں انشاء اللہ ضرور اپکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپے سے زیادہ نہیں ہوگی محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے اب کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں لہٰذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زمان استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے (دے) علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت سے ملتی ہے

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ ہی رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر دھند لگے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے ہاتھ پاؤں بھوتے ہیں کام کو جی نہیں چاہتا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھکر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت بکصد گولی عہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں قیمت فی اونس عہ

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ مثانہ بحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کر دیتا ہے جب کنکر گھر کر باریک ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے اسکے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت فی اونس عہ

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران۔ کشتہ یشب۔ عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بےحد کسیر ہیں۔ جن پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔

المشتہر:۔ خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نورالدین اعظم کا دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

جون کا مہینہ تبلیغ کیلئے وقف کرنے والے احباب کو اطلاع

تحریک جدید کے مطالبہ وقف عرصہ کے ماتحت جن دوستوں نے جون کا مہینہ وقف کیا ہوا ہے ان کو بذریعہ خطوط فرداً فرداً اطلاع دی جا چکی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ فوراً اپنے علاقہ میں پہنچ کر اپنا کام شروع کر دیں۔ اگر کسی دوست کو اطلاع نہ ملی ہو تو واپسی دفتر تحریک جدید

اعلان نکاح

۲۴ مئی۔ برخوردار بشیر احمد کا نکاح مسمات نصرت سلطانہ بنت مرزا عبدالعزیز صاحب مرحوم ساکنہ گجرات سے بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے بمقام لاہور پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور بلا فاقہ کشی و پرہیز دبلا مزور روزانہ ۱۹ انچ ... کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپیہ محصول ۹ر

حب نوازی عورتوں کی جملہ امراض رحم بے قاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر درد کمر رحم سے سفید رطوبت کا آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مع ورق ایک روپیہ محصول ۵ر

مفرح نوازی نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا ہمیشہ بدن چست۔ طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا۔ مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۲۴ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک الگ

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد کرم الٰہی احمد جماعتی

معجون عنبری یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دائمی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپن کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے دعام نوٹ)۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے ہر مرض کی مجرب دوا منگا سکتے ہیں۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنو ۲۷ مئی۔ ہندوستان کے چھ صوبوں میں آئینی تعطل کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے اخبار پاؤنیر لکھتا ہے کہ اس وقت ملک میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ آئینی تعطل کو رفع کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا جا رہا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس آئینی تعطل کے سلسلہ میں وائسرائے اور وزیر ہند کے درمیان سخت کشمکش ہو رہی ہے یہاں تک کہ وہ مستعفی ہونے کا خیال رکھتے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۷ مئی۔ علاقہ شیرانی کے باشندوں کی طرف سے گورنر صوبہ سرحد کو عرضداشت موصول ہوئی تھی۔ کہ ان پر رواج کی بجائے شریعت اسلام کا نفاذ کیا جائے۔ اس عرضداشت کے پیش نظر ہز ایکسیلنسی گورنر سرحد نے سرحدی فوج کے حاکم ضلع کو ہدایت کی۔ کہ وہ ۲۰ مئی کو ایک جرگہ طلب کرکے اس میں اس سوال کا فیصلہ کریں۔ اس ہدایت کے مطابق قبیلہ شیرانی کا جرگہ طلب کیا گیا۔ اہل جرگہ نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی۔ کہ وہ رواجی قانون کی بجائے شریعت اسلامیہ کے پابند رہنا چاہتے ہیں۔ حاکم ضلع نے انہیں یقین دلایا کہ وہ حکومت سے سفارش کریں گے کہ ان کے علاقہ میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ کیا جائے۔

امراؤتی ۲۷ مئی۔ دو دن کے مکمل امن و سکون کے بعد آج اچانک دو مسلمان زخمی کر دیئے گئے۔ فساد کا اندیشہ تھا۔ لیکن حکام نے فوراً صورت حالات پر قابو پا لیا۔

لاہور ۲۷ مئی۔ میاں فیروز الدین احمد سابق میونسپل کمشنر نے گذشتہ رات بیرون دہلی دروازہ کے انتخابی جلسہ میں شور و شر کے متعلق پولیس میں رپورٹ کی ہے۔ کہ گذشتہ رات میں دہلی دروازہ کی طرف جا رہا تھا۔ کہ مجلس احرار کے دفتر سے لاٹھیوں سے مسلح کچھ سرخ پوش اترے اور جلسہ میں جو میاں عبدالعزیز کانگرسی امیدوار کے حق میں ہو رہا تھا۔ جا کر غیر کانگرسی مسلمانوں کو پیٹنا شروع کر دیا۔ پولیس نے زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند رپٹ درج کر لی ہے۔ اور تحقیقات ہو رہی ہے۔

شملہ ۲۷ مئی۔ حکومت ہند ایک نہایت جامع موٹر بل مرتب کر رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا

شملہ ۲۷ مئی۔ گذشتہ اتوار کو پنجاب میں جو خوفناک آندھی آئی اس کے متعلق مختلف شہروں سے بعض عجیب خبریں موصول ہوئی ہیں۔ چنانچہ محکمہ ریلوے کی بعض اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ریل گاڑیوں کے کئی ڈبے آندھی کے ساتھ چل پڑے اور مکیریاں سے دسوہہ ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے دسوہہ مکیریاں سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک اور ڈبہ سیلا سٹیشن سے چلا اور ۱۴ میل کے فاصلہ پر چھاک سٹیشن پر جا رکا۔

رانچی ۲۷ مئی۔ افغان سیاسی اسیر سردار عبدالخالق خان نے جو گذشتہ دو برس سے یہاں نظر بند تھا۔ کل شہر چھوڑ کر باہر جانے کی کوشش کی۔ مگر اطلاع پانے پر حکام نے انہیں حراست میں لے لیا۔ رخت سفر باندھ کر وہ سٹیشن پر پہنچ چکا تھا۔ کہ حکام نے سے روک لیا۔ اس نے اپنے مکان پر دوبارہ جانے سے انکار کر دیا۔ اور جیل کو چلا گیا۔

امرتسر ۲۷ مئی۔ خالصہ کالج کے طلبا کی ہڑتال بدستور جاری ہے فیض آباد۔ کپور تھلہ۔ اور لاہور سے طلبا پکٹنگ کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ آج کالج کے صدر دروازہ پر کانگرسی عورتوں نے پکٹنگ کیا۔

حیدرآباد دکن ۲۷ مئی۔ موتی محل حیدرآباد کی آتشزدگی کے بعد تحقیقات کی غرض سے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جس نے حکومت حیدرآباد سے سفارش کی تھی۔ کہ آگ بجھانے کے ذرائع اور سامان میں اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ حکومت نے اس کام کی تکمیل کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ تین نئے فائر سٹیشن بنا دئے جائیں گے۔ جن پر دو لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ تین لاکھ روپیہ سے ۶ فائر انجن خریدے جائیں گے۔ پانی کی بہم رسانی کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) سویڈن کے بادشاہ نے اپنے بھتیجے شہزادہ چارلس کو ایک مطلقہ کا ڈنیٹش سے شادی کرنے کی اجازت دیدی اس خاتون کے پہلے خاوند سے تین بچے بھی ہیں۔ ڈیوک آف ونڈسر کی طرح اس شہزادہ کا تاج و تخت بھی اسی شادی کی بھینٹ ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے تخت سویڈن کے حق وراثت سے محروم کر دیا گیا ہے۔

حیدرآباد دکن ۲۷ مئی۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام کی گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ حضور نظام نے مسلم لیگ کو انتخابات میں کانگرس کے مقابلہ کے لئے گرانقدر رقم پیش کی ہے۔ یہ خبر غلط اور بے بنیاد ہے

سینٹ جین ڈی لوز ۲۷ مئی ہسپانوی وفد مقیم جنیوا نے پریس کو اطلاع دی ہے۔ کہ حکومت اطالیہ ہسپانیہ سے رضاکار واپس بلا لینے کے متعلق برطانوی تجویز کی پرزور حمایت کرتی ہے۔ وفد نے مزید بتایا ہے کہ فی الحال حکومت اطالیہ رضاکاروں کو ہی واپس بلا سکتی ہے۔ اور تجویز کے دوسرے پہلوؤں پر عمل نہیں کر سکتی۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ لنڈن کے بس ڈرائیوروں کی ہڑتال کا تصفیہ ہو گیا اور انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کل سے کام شروع کر دیں۔ تصفیہ کا اعلان گذشتہ شب کیا گیا۔ یہ اعلان وزیر لیبر اور ٹرانسپورٹ بورڈ کے درمیان گفت و شنید کے بعد ہوا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ کل صبح مسٹر بالڈون قصر بکنگھم میں جا کر بادشاہ کے سامنے اپنا استعفیٰ پیش کریں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک معظم کو مشورہ دیا جائے گا۔ کہ وہ مسٹر نیول چیمبرلین کو نئی کابینہ کی تشکیل کے لئے مدعو کریں۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ فرانس کے ایک طیارہ پر جو بوئی بلباؤ سروس میں مصروف تھا۔ بلباؤ کے شمال کی طرف ۹ میل پر ایک ساحلی شہر کے قریب باغی طیاروں نے گولیاں برسائیں۔ جس کے نتیجہ میں ایک ہوا باز اور ۵ مسافر زخمی ہوئے

لنڈن ۲۷ مئی۔ ۲۳ جون کو سر اکبر حیدری وزیر اعظم حیدرآباد دکن کو آکسفورڈ کی اعزازی ڈگری۔ ڈاکٹر آف سول لا دی جائے گی۔

امرتسر ۲۷ مئی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۳ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۱۴ آنے ہے۔

لاہور ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی امیدوار میاں عبدالعزیز کی حمایت میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے مولانا ابوالکلام آزاد بذریعہ ہوائی جہاز لاہور آ رہے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۷ مئی کلاباغ سے ٹانک جانے والی مسافر گاڑی پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق مزید تفصیلات مظہر ہیں کہ حملہ آوروں نے گاڑی کو پٹڑی پر سے گزارنے یا اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے پٹڑی پر چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر رکھ دیئے تھے۔ حملہ آوروں کی گولیوں سے ۵ آدمی مجروح ہوئے۔ لیکن جب سرحدی پولیس نے ان کا تعاقب کرکے انہیں گھیر لیا۔ تو اس

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی